از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 25 اپریل 1957

بشیر الدین اشرف

بنام

دی سٹیٹ آف بہار

(ایس آر داس چیف جسٹس جعفر امام، ایس کے داس، گووندا مینن اور اے کے سرکار جج صاحبان)

متاولی- مجلس کے اختیارات -بجٹ -متاولی کی مجلس کو نقل تیار کرنے اور بھیجنے میں ناکامی -سزا-جوازیت -جرمانے کی سزا، کوتاہی کی صورت میں جیل - قانونی حیثیت -بہار وقف ایکٹ، 1947 (بہار ایکٹ 8، سال 1948)، دفعات 58، 65- آئین ہند، آرٹیکل، 19 (I) (g)۔

اپیل کنندہ وقف جاگیر کا بجٹ تیار کرنے میں ناکام رہا جس میں وہ متوالی تھا، سال 1952-53 کے لیے اور اس کی ایک کاپی 15 جنوری 1952 سے پہلے مجلس کو بھیجنے میں ناکام رہا، جیسا کہ وہ بہار وقف ایکٹ 1947 کی دفعہ 58(1) کے تحت کرنے کا پابند تھا، اور مجسٹریٹ نے اسے ایکٹ کی دفعہ 65(1) کے تحت مجرم قرار دیا اور 100 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی، کوتاہی کی صورت میں پندرہ دن کی قید بِلا مشقت کی سزا سنائی گئی۔ ان کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ سزا اور سزا دہی درست نہیں تھی کیونکہ (1) ایکٹ کی دفعہ 58 آئین ہند کے آرٹیکل 19(g)(I) کی خلاف ورزی کرتی ہے، کیونکہ اس نے مجلسوں کو مجلسوں کی کارروائی کے خلاف اپیل کے حق کے بغیر متاولی کی طرف سے تیار کردہ بجٹ میں تبدیلی یا ترمیم کرنے کا غیر محدود اختیار دیا تھا اور اس لیے متاولی پر اس طرح اپنا قبضہ جاری رکھنے میں غیر معقول پابندی عائد کی گئی تھی، اور (2) ایکٹ کی دفعہ 65 میں جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر کسی قید کا التزام نہیں کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ متاولی منیجر یا نگران کے عہدے پر قابض ہے اور وقف کی جائیداد کے مناسب انتظام کے حوالے سے مجلس کے ذریعے اس پر نگرانی ضروری ہے اور یہ کہ متاولی کے تیار کردہ بجٹ میں تبدیلی یا ترمیم کرنے کے مجلس کے اختیارات ایکٹ کی دفعہ 58 کی ذیلی دفعہ (6) کے ذریعے کنٹرول کیے جاتے ہیں۔ متاولی کے ذریعے اپنے اختیارات کے استعمال پر ایکٹ کی دفعہ 58 کے ذریعے عائد پابندیاں معقول ہیں۔ اس کے مطابق، ایکٹ کی دفعہ 58 کی توضیعات آئین کے آرٹیکل 19 (I) (g) کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہیں۔

کمشنر، ہندو مذہبی اوقاف، مدراس بنام سری شیرور مٹھ کے سری لکشمیندرا تیرتھ سوامیار، (1954) ایس سی آر 1005، پر انحصار کیا۔

مجسٹریٹ کا جرمانے کی ادائیگی میں غلطی پر قید کا حکم ضابطہ فوجداری دفعات 33 کے ساتھ ساتھ مجموعہ تعزیرات ہند 40 اور 67 کے پیش نظر غلط نہیں ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 39، سال 1955۔

پٹنہ صدر کے منشی مجسٹریٹ کے 27 اگست 1953 کے فیصلے اور حکم کے خلاف فوجداری اپیل نمبر 288، سال 1953 میں سیشن جج، پٹنہ کے 23 نومبر 1953 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والے فوجداری نظر ثانی نمبر 69، سال 1954 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 28 جنوری 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

مرتزہ فضل علی، اور آر سی پرساد، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

ایس پی ورما، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

25.1957 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ امام جسٹس نے دیا۔

اپیل کنندہ کو بہار وقف ایکٹ، 1947 (بہار ایکٹ 8، سال 1948) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کے تحت تشکیل شدہ مجلس کی طرف سے منظور کردہ حکم کے ذریعے یکم ستمبر 1951 کو غلام یحییٰ وقف جاگیر کے متوالی کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ انہوں نے مونگیر کے ضلعی جج سے اپیل کی، کیونکہ وہ ایکٹ کی توضیعات کے تحت ایسا کرنے کے حقدار تھے، اور مجلس کی طرف سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جاری کردہ برطرفی کے حکم پر عمل درآمد کو ڈسٹرکٹ جج نے اپنی اپیل کی سماعت تک روک دیا تھا۔ مجلس کے نذیر محمد سیمول نے اس کے صدر کے حکم پر یکم جولائی 1952 کو صدر سب ڈویژنل مجسٹریٹ، پٹنہ کی عدالت میں ان کے خلاف شکایت درج کرائی تھی۔ شکایت میں مبینہ گیا تھا کہ اپیل کنندہ کا فرض تھا کہ وہ وقف جاگیر کا بجٹ تیار کرے جس میں وہ متوالی تھا، ایکٹ کی دفعہ 58(1) کے تحت، سال 1952-53 کے لیے اور اس کی ایک کاپی مجلس کو 15 جنوری 1952 سے پہلے بھیجیں۔ اپیل کنندہ جان بوجھ کر مذکورہ بالا دفعات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہا تھا اور اس لیے اس نے ایکٹ کی توضیعات 65(1) کے تحت قابل سزا جرم کیا تھا۔ مجلس کا دفتر جہاں بجٹ داخل کرنا تھا، پٹنہ میں مجسٹریٹ کے مقامی دائرہ اختیار میں واقع تھا جس کی عدالت میں شکایت درج کی گئی تھی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ پر پٹنہ میں درجہ اول اختیارات کے ساتھ منصف مجسٹریٹ کے ذریعے مقدمہ چلایا گیا اور ایکٹ کی دفعہ 65(1) کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے 100 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی، کوتاہی کی صورت میں پندرہ دن کی قید بلا مشقت کی سزا سنائی گئی۔ اس نے پٹنہ کے سیشن جج سے اپیل کی جس نے اس کی اپیل مسترد کر دی۔ پٹنہ عدالت عالیہ میں اپیل کنندہ کی طرف سے اس کے مجرمانہ نظر ثانی کے دائرہ اختیار میں دائر درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف اپیل کرنے کی خاص اجازت اجازت حاصل کی۔

یہ ایک حقیقت کے طور پر پایا گیا ہے کہ اپیل کنندہ وقف جاگیر کی تخمینہ شدہ آمدنی اور اخراجات کا بجٹ تیار کرنے اور اس کی ایک کاپی 15 جنوری 1952 سے پہلے مجلس کو بھیجنے میں ناکام رہا۔ غور کے لیے واحد سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کی ایکٹ کی دفعہ 58(1) کی توضیعات کی تعمیل کرنے میں ناکامی اسے دفعہ 65(1) کے تحت سزا کا ذمہ دار بناتی ہے۔ اس مرحلے پر، ایکٹ کی دفعہ 58 کی توضیعات کو متعین کرنا ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

"58(1) ہر وقف کا متاولی، ہر سال جنوری کے پندرہویں دن سے پہلے، اگلے آنے والے مالی سال کے لیے اس طرح کے وقف کی تخمینہ آمدنی اور اخراجات کا بجٹ تیار کرے گا اور اس کی ایک کاپی مجلس کو فوری طور پر بھیجے گا۔

(2) مجلس اس طرح کی نقل موصول ہونے کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر بجٹ میں اس انداز اور اس حد تک تبدیلی یا ترمیم کر سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

(3) اگر مجلس ذیلی دفعہ (2) کے تحت کسی بجٹ میں تبدیلی کرتی ہے یا اس میں ترمیم کرتی ہے، تو وہ فوری طور پر اس طرح کے تبدیل شدہ یا ترمیم شدہ بجٹ کی ایک کاپی متعلقہ وقف کے متوالی کو بھیجے گی، اور اس طرح کے تبدیل شدہ یا ترمیم شدہ بجٹ کو وقف کا بجٹ سمجھا جائے گا۔

(4) اگر ذیلی دفعہ (2) میں مذکور مدت کے اندر اور اس کے بعد دو ہفتوں تک مجلس متعلقہ وقف کے متوالی کو مذکورہ بالا کے مطابق تبدیل شدہ یا ترمیم شدہ بجٹ کی کاپی نہیں بھیجتی ہے، تو مجلس کو بغیر کسی تبدیلی یا ترمیم کے بجٹ کی منظوری مانا جائے گا۔

(5) اگر متوالی ذیلی دفعہ (1) کے مطابق بجٹ کی کاپی تیار کرنے اور بھیجنے میں ناکام رہتا ہے تو مجلس متعلقہ وقف کے لیے بجٹ تیار کرے گی اور ایسا بجٹ زیر بحث سال کے لیے اس وقف کا بجٹ سمجھا جائے گا۔

(6) اس دفعہ میں موجود کوئی بھی چیز مجلس کو کسی بھی بجٹ میں اس انداز میں یا اس حد تک ترمیم کرنے کا اختیار نہیں دے گی جو وقف کی خواہشات سے مطابقت نہیں رکھتی، جہاں تک ایسی خواہشات کا پتہ لگایا جا سکتا ہے، یا اس ایکٹ کی توضیعات۔"

دفعہ 65 میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی متوالی دفعہ 58 کی ذیلی دفعہ (1) کی تعمیل کرنے میں ناکامی سمیت اس میں مذکور کچھ معاملات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے سزا دی جا سکتی ہے۔ دفعہ 65 کی ذیلی دفعہ (1) مندرجہ ذیل ہے:

"65(1) اگر کوئی متاولی معقول وجہ کے بغیر ناکام ہو جاتا ہے، تو ثابت کرنے کا بار جو اس پر ہو گا، دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (o)،(i) یا (q) کے تحت یا دفعہ 56 کے تحت جاری کردہ کسی حکم یا ہدایت کی تعمیل کرنا، دفعہ 57 کی ذیلی دفعہ (1)، دفعہ 58 کی ذیلی دفعہ (1)، دفعہ 59 یا دفعہ 60 کی توضیعات کی تعمیل کرنا، یا کوئی بیان، سالانہ حساب، تخمینہ، وضاحت یا دیگر دستاویز یا اس وقف سے متعلق معلومات فراہم کرنا جس سے وہ متاولی ہے، جس کی اسے ضرورت ہے یا بلایا جاتا ہے۔ اس ایکٹ کی دیگر دفعات میں سے کسی کے تحت پیش کرنے پر، اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو پہلے جرم کی صورت میں دو سو روپے اور دوسرے یا اس کے بعد کے کسی جرم کی صورت میں پانچ سو روپے تک بڑھ سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

دفعہ 58(1) کی توضیعات سے یہ واضح ہے کہ ہر سال 15 جنوری سے پہلے ہر وقف کا متاولی اگلے آنے والے مالی سال کے لیے بجٹ تیار کرے گا اور اس کی ایک کاپی فوری طور پر مجلسوں کو بھیجے گا۔ دفعہ 65(1) کے تحت، اگر وہ مذکورہ بالا کی تعمیل کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو اسے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کی دفعہ 58 ایک غلط شق ہے کیونکہ اس نے مجلس کو متاولی کی طرف سے تیار کردہ بجٹ میں تبدیلی یا ترمیم کرنے کا غیر محدود اختیار دیا ہے بغیر مجلس کی طرف سے بجٹ میں تبدیلی یا ترمیم کے خلاف اپیل کے حق کے۔ دفعہ 58 کی توضیعات نے متوالی پر اپنا قبضہ جاری رکھنے میں غیر معقول پابندی عائد کر دی۔ اس کے مطابق، دفعہ 58 کی توضیعات نے آئین کے آرٹیکل 19(I) (g) کو مجروح کیا۔

یہ ایکٹ ریاست بہار میں وقفوں کو اس کی پیشگی ریاستوں کے طور پر بہتر انتظامیہ فراہم کرنے کے مقصد سے نافذ کیا گیا تھا۔ دفعہ 5 میں دو کارپوریٹ اداروں کے قیام کا التزام ہے جنہیں مجلس کے نام سے جانا جاتا ہے تاکہ سنی وقفوں اور شیعہ وقفوں کے حوالے سے ایکٹ کے ذریعے انہیں تفویض کردہ افعال کو بالترتیب انجام دیا جا سکے۔ دفعہ 27 میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں تمام وقفوں کی عمومی نگرانی مجلسوں کے پاس ہوگی، جو یہ یقینی بنانے کے لیے تمام معقول اور ضروری کام کرے گی کہ وقفوں کی مناسب نگرانی اور انتظام کیا جائے اور اس کی آمدنی کو مناسب طریقے سے مختص کیا جائے اور اس طرح کے وقفوں کے مقاصد پر لاگو کیا جائے اور ان مقاصد کے مطابق جن کے لیے ایسے وقفوں کی بنیاد رکھی گئی تھی یا جن کے لیے وہ موجود ہیں جہاں تک کہ ایسے مقاصد اور مقاصد کا پتہ لگایا جا سکے۔ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ مجلس کے مختلف اختیارات اور فرائض کا ذکر کیا گیا ہے جس میں بعض شرائط کے تحت متاولی کو اس کے عہدے سے ہٹانا بھی شامل ہے۔ اس ذیلی دفعہ میں بیان کردہ مختلف اختیارات واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ متاولی مجلسوں کے ماتحت اور ان کے زیر اقتدار ہے۔ مجلس دفعہ 47 کے تحت دوسری چیزوں کے علاوہ متوالی کو ہٹانے کے حکم کے لیے ضلعی جج کو بھی درخواست دے سکتی ہے۔ باب X متاولی اور ان کے فرائض سے متعلق ہے اور دفعہ 56 کے تحت یہ خاص طور پر حکم دیا گیا ہے کہ ہر متاولی ان تمام ہدایات پر عمل کرے جو قانون کی کسی بھی شق کے تحت مجلس کی طرف سے اسے وقتاً فوقتاً جاری کی جا سکتی ہیں۔ اس ایکٹ کی منظوری سے پہلے، مسلم وقف ایکٹ (سنٹرل ایکٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

XLII، سال 1923) وقف جائیداد کے بہتر انتظام کے لیے دفعات بنانے اور ایسی جائیدادوں کے حوالے سے مناسب کھاتے رکھنے اور ان کی اشاعت کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ یہ تمام وقفوں پر لاگو ہوتا ہے، سوائے ان کے جن پر مسلمان وقف توثیق ایکٹ 1913 کی دفعہ 3 لاگو ہوتی ہے۔ مسلم وقف ایکٹ کی کچھ توضیعات کا حوالہ اب دیا جا سکتا ہے۔ دفعہ 3 وقف سے متعلق تفصیلات عدالت کو، یعنی ضلع جج یا معمولی ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کی حدود میں، عدالت عالیہ کے ماتحت ایسی عدالت کو فراہم کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے جسے ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے نامزد کر سکتی ہے۔ دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 3 میں مذکور گوشوارہ پیش کیے جانے کی تاریخ کے بعد اکتیسویں مارچ کے بعد کے تین ماہ کے اندر، اور اس کے بعد ہر سال اکتیسویں مارچ کے تین ماہ کے اندر، متاولی عدالت کو اس وقف کی طرف سے موصول یا خرچ کی گئی تمام رقوم کے کھاتوں کا مکمل اور درست گوشوارہ تیار کرے گا اور پیش کرے گا جس میں وہ اکتیسویں مارچ کو ختم ہونے والے بارہ ماہ کی مدت کے دوران متاولی تھا۔ دفعہ 10 کسی متوالی کے ذریعے دفعہ 3 یا دفعہ 4 کی توضیعات کی تعمیل کرنے میں ناکامی کے لیے سزا فراہم کرتا ہے، جو پانچ سو روپے تک کے جرمانے کا ذمہ دار ہو جاتا ہے، یا، دوسرے یا اس کے بعد کے جرم کی صورت میں جو دو ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ اس ایکٹ اور مسلم وقف ایکٹ کا مقصد یہ یقینی بنانا تھا کہ وقفوں کا مناسب انتظام کیا جائے اور وقف کی آمدنی کو ان مقاصد کے لیے مناسب طریقے سے مختص کیا جائے جن کے لیے وقف کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ متاولی منیجر یا نگران کے عہدے پر قابض تھا اور یہ کہ وقف کی جائیداد کے مناسب انتظام اور فنڈز کی مناسب تخصیص کے حوالے سے مجلس کے ذریعے اس پر کسی قسم کا کنٹرول یا نگرانی یقینی طور پر ضروری تھی، ہماری رائے ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 58 کی توضیعات متاولی کے طور پر اس کے فرائض کے استعمال پر معقول پابندیاں ہیں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دفعہ 58 کی توضیعات آئین کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ جیسا کہ کمشنر، ہندو مذہبی اوقاف، مدراس بنام سری شیرور مٹھ کے سری لکشمیندرا تیرتھ سوامیار کے معاملے میں کہا گیا تھا[1] بجٹ تمام سرکاری اداروں میں ناگزیر ہے اور یہ کہ کمشنر یا علاقائی کمیٹی کی نگرانی میں تیار کیے جانے والے مذہبی ادارے کا بجٹ فراہم کرنا بذات خود غیر معقول نہیں ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 58 کے تحت متوالی کو بجٹ تیار کرنا ہوتا ہے اور ایک مخصوص وقت کے اندر اس کی ایک کاپی مجلس کو بھیجنا ہوتی ہے اور مجلس، جو اس پر نگرانی کا اختیار رکھتی ہے، بجٹ میں تبدیلی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یا ترمیم کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔ تبدیلی یا ترمیم کا یہ اختیار نگرانی کے اختیار میں موروثی ہے اور دفعہ 58 میں اس طرح کی شق کو غیر معقول نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم، اس عدالت کے فیصلے میں اس معاملے میں ایک منظوری پر انحصار کیا گیا تھا جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے- کہ اگر مدراس ہندو مذہبی اور خیراتی اوقاف ایکٹ 1951 کی دفعہ 70 کی شق 3 کے تحت کوئی ایریا کمیٹی بجٹ میں کوئی اضافہ یا تبدیلی کرتی ہے، تو اس کے خلاف اپیل ڈپٹی کمشنر کے پاس ہوتی ہے۔ جس عبارت پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ اس تجویز کے لئے کوئی اختیار نہیں ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 58 کی دفعات غیر معقول ہو جائیں کیونکہ مجلس کے احکامات کے خلاف اپیل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ متوالی کی طرف سے تیار کردہ بجٹ میں تبدیلی یا ترمیم کرنے کے مجلس کے اختیارات غیر محدود نہیں ہیں۔ دفعہ 58 کی ذیلی دفعہ (6) میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ دفعہ میں شامل کوئی بھی چیز مجلس کو کسی بھی بجٹ میں اس انداز میں یا اس حد تک ترمیم کرنے کا اختیار نہیں دے گی جو وقف کی خواہشات سے مطابقت نہیں رکھتی، جہاں تک ایسی خواہشات کا پتہ لگایا جا سکتا ہے، یا ایکٹ کی توضیعات۔ ہماری رائے میں، دفعہ 58 کے ذیلی حصوں (2)، (3) اور (4) میں شامل کچھ بھی وقف کا انتظام کرنے والے شخص کی حیثیت سے متوالی کے فرائض کے استعمال پر غیر معقول پابندیوں کے مترادف نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ مذکورہ دفعات ایک غیر معقول پابندی کے مترادف ہیں، تو ذیلی دفعات (2)، (3) اور (4) کی توضیعات 58 کی ذیلی دفعات (1)، (5) اور (6) سے واضح طور پر الگ ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ذیلی دفعہ (2)(3) اور 4 کو ختم کر دیا جاتا ہے، تب بھی متوالی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ایک قانونی ذمہ داری کے تحت ہوگا کہ وہ بجٹ تیار کرے اور ایک مخصوص وقت کے اندر مجلس کو اس کی ایک کاپی پیش کرے اور ایسا کرنے میں ناکامی اسے دفعہ 65(1) کے تحت سزا کا ذمہ دار بنا دے گی۔

اس بات پر زور دیا گیا کہ سیشن جج نے دفعہ 65(1) کے تحت اپیل گزار پر یہ ثابت کرنے کی ذمہ داری ڈال کر غلطی کی کہ اس نے وقت کے اندر بجٹ کی کاپی جمع کرا دی تھی۔ تاہم، اس اعتراض پر تفصیلی غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سیشن جج نے اپنے فیصلے میں واضح طور پر کہا کہ ذمہ داری کے علاوہ، وہ مطمئن تھے کہ استغاثہ نے اس ثبوت پر مکمل طور پر ثابت کیا تھا کہ اپیل کنندہ قانون کے مطابق بجٹ کی کاپی بھیجنے میں ناکام رہا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ دفعہ 65 میں جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر کسی قسم کی قید کی گنجائش نہیں ہے، لیکن اپیل کنندہ کو جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر 15 دن کی قیدِ بلا مشقت کی سزا سنائی گئی۔ ضابطہ فوجداری دفعات 33 جسے مجموعہ تعزیرات ہند دفعات 40 اور 67 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے ہمیں اس دلیل کا واضح جواب معلوم ہوتا ہے۔

اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ ایکٹ کی دفعہ 65 کے تحت پانچ سو روپے تک کے جرمانے کی سزا دوسرے یا اس کے بعد کے جرم کے لیے عائد کی جا سکتی ہے۔ تاہم، ہمیں موجودہ اپیل میں اس معاملے پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اپیل کنندہ کی جانب سے یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ موجودہ معاملے میں اس پر عائد جرمانے کی سزا پہلے جرم کے لیے تھی۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document